زندگی کی بیمہ

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے زندگی کی بیمہ (لائف انشیورنس) کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

زندگی اور ممتلکات[1] کی بیمہ (انشیورنس) شرعا حرام اور ناجائز ہے، کیونکہ اس میں دھوکہ اور سود پایا جاتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے امت پر رحمت اور انہیں نقصان دہ چیزوں سے بچانے کے لئے ہر قسم کے سودی معاملات اور جن معاملات میں دھوکہ پایا جاتا ہے حرام قرار دیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ (اور اللہ تعالی نے تجارت حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے) (البقرۃ: ۲۷۵)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ انہوں نے دھوکہ کی تجارت سے منع فرمایا ہے[2] اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

دیکھیں:۔ (مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز جلد ۱۹/ ص ۳۱۴)، (فتاویٰ اسلامیہ ج ۳ ص ۵) ۔

---

[1] ممتلکات کی بیمہ سے مراد ایسی چیزوں کی بیمہ جو کسی شخص کی ملکیت ہو جیسے گھر کا بیمہ، گاڑی کی بیمہ وغیرہ

[2] جیساکہ مسلم کی حدیث میں ہے: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة و عن بيع الغرر (رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے کنکری اور دھوکے کی خرید وفروخت سے (مسلم: ۱۵۱۳)۔ کنکری کی خرید وفروخت سے مراد یہ ہے کہ مثلا کپڑا بیچنے والا یہ کہے کہ میں کنکری پھینکوں گا اور جس کپڑے پر یہ لگے وہ اتنے اتنے میں تمہیں بیچوں گا! ایسا کرنا منع ہے کیونکہ اس میں جہالت ہے جس چیز کو وہ بیچنے والا ہے۔ اور خرید وفروخت کے صحیح ہونے کے شروط میں سے یہ بھی ہے کہ خرید و فروخت کا سامان بیچنے اور خریدنے والے کو معلوم ہونا چاہئے اور اس میں دھوکے کا شائبہ نہ ہو۔ واللہ اعلم

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد